

تبرکات و نوادر

از مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مشاہیر علماء اور جنگ آزادی میں نمایاں حصہ لینے والے علماء حق میں سے تھے اکابر علماء کے ساتھ ہمیشہ تعلق رہا، روتاویانیت کے سلسلہ میں حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کے ساتھ بھی کام کیا لدھیانہ کے معروف غاندان کے رکن رکین تھے پر جوش خطابت کا ملکہ خدا نے دیا تھا۔ افسوس کہ پچھلے دنوں شوال کے مہینہ میں لائل پور میں ان کا انتقال ہوا۔ ادارہ الحق مرحوم کے رفیع درجات کا متمنی ہے اور تمام قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل کرتا ہے۔

(ادارہ)

مکرمی بندہ دام ظلکم العالی

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موصول ہو کر انتہائی مسرت کا باعث بنا۔ جن جذبات اور احساسات کا آپ نے انہماک فرمایا ہے۔ اس کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہم پسندانگان کو حضرت مدنی مدظلہ العالی کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے، ورنہ ہم تو درحقیقت اتنے پسندانہ ہیں کہ حضرت مدنی مدظلہ کی طرف ہمیں نسبت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ جو کہ وہ ہندوستان میں اکیلے کروڑوں مسلمانوں کی حفاظت اور دینی خدمت انجام فرما رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمت اسلام انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین جہاں تک میرا معاملہ ہے، اس کے متعلق میں آپ حضرات کی مشکلات سے اور جلسوں کی مشکلات سے واقف ہوں، کیونکہ جن لوگوں کے مسلک سے پورا اتفاق رائے نہ ہو ان سے کام لینے میں انہیں کے مسلک کا احترام کرنا پڑتا ہے۔

صوبہ سرحد میں انتخابات ہونے والے ہیں۔ تمام علماء کرام کو ایسا طریق کار اختیار کرنا چاہئے جس سے کچھ نہ کچھ علماء کرام بھی انتخابات میں کامیاب ہو سکیں۔ اور صوبہ کے اختلافات

کو کم کرنے کی کوشش میں حصہ لے سکیں۔ اور اپنی اسلام کو سر بلند کر سکیں۔ اس سلسلہ میں اگر علماء کرام کوئی پروگرام بنا کر کسی متفقہ فیصلہ کے مطابق وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کریں۔ اور اس سلسلہ میں میری بھی ضرورت ہو، تو اس اختلاف کو ختم کرنے کیلئے میں حاضر ہونے کیلئے تیار ہوں۔ میری رائے میں نظام اسلام کے نفاذ پر جہاں تک صوبہ کے اختیارات کا تعلق ہے۔ تمام علماء کرام کو متفقہ طریق پر وزیر اعظم صاحب سے فیصلہ کر کے تمام مسلمانان سرحد کو ایک مرکز پر لانے کی کوشش کرنی چاہئے، اگر علماء کی جماعت اس میں اقدام کرے گی تو مجھے کامل امید ہے کہ وہ کامیاب ہوگی۔ اور یہ اسلام اور پاکستان کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اور علماء کرام کے وقار سے اسلام کا وقار بھی بڑھ جائے گا۔ مجھے امید ہے، آپ مفصل حالات سے ضرور مجھے مطلع فرمائیں گے۔ فقط والسلام۔

(از ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷ شوال ۱۴۰۰ھ مطابق، ۲۷ جولائی ۱۹۵۱ء)

مخدومنا الملکم دام الطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دعوت نامہ موصول ہو کر انتہائی مسرت کا باعث ہوا۔ اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ میرے جیسا بیکار آدمی آپ کا کام بہت کم کرتا ہے، لیکن آپ کے مصارف زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں آتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ محض تعیل ارشاد کی وجہ سے مجبوراً حاضر ہونا پڑتا ہے۔

اگر اپنے حالات کے مطابق آپ کوئی وقت محسوس فرمادیں تو ہمیں قلعاً کوئی شکایت نہ ہوگی ورنہ اگر حاضری ضروری ہی ہوگی تو حاضر ہو جاؤں گا۔ جملہ حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کا معاملہ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ انجام اچھا فرمائے۔ دیکھیں اس وقت حالات کس کروٹ بیٹھتے ہیں۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ فقط والسلام

واقعین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ (از منڈی بہاؤ الدین ۲۵-۲-۵۳)

کرم بندہ دام لطفکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ متعلق شرکت سالانہ جلسہ موصول ہوا۔ انتہائی مسرت کا باعث ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلی مراد عمارت مدرسہ کو ایک حد تک مکمل فرما دیا۔ ایک سے زیادہ مرتبہ جلسہ کی شرکت سے یہ محسوس کیا ہے کہ آپ کے علاقہ کی زبان نہ جانتے کی وجہ

سے خاطر خواہ کوئی خدمت تو انجام نہیں دے سکا۔ لیکن محض آپ کی بزرگانہ شفقت اور مسلک کی وحدت حاضری کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ اگر غیر حاضری میں کوئی نقصان نہ ہو تو کسی اور بہتر آدمی کو دعوت دینا زیادہ مناسب ہوگا۔ ورنہ تعمیل ارشاد کے لئے مجبور ہونگا واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔۔۔۔۔ والوں کے دودعوت نامے اچکے ہیں۔ میں نے انکار بھی کر دیا ہے، لیکن آپ کا معاملہ ان سے مختلف ہے اس لئے آپ ہی کے فیصلہ پر موقوف ہے۔ فقط والسلام۔ (از منڈی بہاؤ الدین 57-2-2)

مزدومنا المکرم دام لطفکم العالی

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے بفضل ایزدی آپ ہر طرح سے خیریت سے ہوں گے۔ آج دوسرا دعوت نامہ ملا۔ ”معزز مہمان کے استقبال“ کی خاطر آپ کے خلاص کی وجہ سے اب ارادہ حاضر ہونے کا کہہ لیا ہے، ورنہ اپنے خیال کے مطابق اب تک میں نے اپنی شرکت سے مدرسہ کا نفع کی بجائے نقصان ہی کیا ہے۔ آپ قدیمانہ تعلقات کی وجہ سے ہمیشہ یاد فرماتے ہیں۔ تعمیل ارشاد کے لئے حاضر ہو جاتا ہوں یہ سمجھ کر کہ آپ کی نظر میں کوئی نائدہ بھی ہے، جو یاد فرماتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو اس خالص دینی خدمت کے سکام بالانے اجازت مرحمت فرمادی ہے کہ یہ ان کے عادل دین پسند ہونے کا نتیجہ ہے ورنہ آپ کا مدرسہ تو ہمیشہ سیاسیات سے الگ ہی رہا ہے۔ جملہ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کی ہدایت کے مطابق ۲۰ اکتوبر کی رات کو چناب ایکسپریس سے سوار ہو کر ۹ بجے کے قریب اکوڑہ پہنچوں گا۔ مولانا تارسی طیب صاحب کی گاڑی اور تاریخ سے مطلع فرمائیں، تاکہ سفر میں ان کی صحبت ہو جائے۔ فقط والسلام (منڈی بہاؤ الدین 10-10-14)

مکرم بندہ دام لطفکم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مسئلہ خطوط مل گئے، انشاء اللہ قاری صاحب موصوف کی صحبت ہی میں حاضر ہوں گا۔ اس سے قبل مولانا عبدالرحمن صاحب نے مجھے اس گاڑی کی اطلاع

ملے۔ یوپی دور کا مارشل لاہ ابھی نازہ نازہ نافذ ہوا تھا اور ہر قسم کی تقریبات پر پابندی کے دوران جلسہ دستار بندی کی اجازت ملی تھی۔ لہذا علیہ السلام قاری محمد طیب صاحب بہتم دارالعلوم دیوبند جو اسی اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔ ۳۰ حضرت مولانا عبدالرحمن ہزاروی جمعیۃ العلماء ہند کے مرکزی دفتر کے ناظم اعلیٰ، شعلہ بیان خطیب، سیاسی و قلمی رہنما آفتاب دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شریعی کے رکن مکیں رہے۔ بالاکوٹ میں وفات پائی۔۔۔۔۔

کر دی تھی۔ آج آپ کو اطلاع دینے کا ارادہ تھا کہ اچانک آپ کا گرامی نامہ مل گیا۔ جس سے چناب ایکسپریس کا ارادہ ترک کر دیا۔ واقعین حضرات کی خدمت میں سلام سنون عرض ہے۔ فقط والسلام
(از منڈی بہاؤ الدین۔ ۱۵-۵۵-۱۸)

مخدومنا المکرم دامت ظلمتہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ شفقت نامہ ملا۔ خیریت معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ ٹوپیاں مل گئی ہیں۔ آپ کی اس نوازش کا بے حد ممنون ہوں۔ اور اس تکلیف سے شرمندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

آج اخبارات میں عربی مدارس کے دفتار کے متعلق نظام العلماء کا فیصلہ نظر سے گزرا۔ مسرت ہوئی۔ مولانا خیر محمد صاحب کی طرف سے بھی ایک دعوت نامہ موصول ہوا تھا۔ لیکن میں نے یہ لکھ کر جواب دے دیا کہ ۲۲ کو نظام الاسلام نے لاہور میں ایک میٹنگ اس مقصد کے لئے طلب کی ہے۔ اور ۲۴-۲۵ کو آپ نے مٹان میں طلب فرمائی ہے۔ اور اس کی درکنگ کمیٹی میں مولانا احمد علی صاحب کا نام نامی موجود ہے تو کیا مولانا احمد علی صاحب نے شرکت کا اعلان فرمایا ہے لیکن اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب اخبارات میں آپ کی کارروائی پڑھ کر مسرت تو اس لئے ہوئی کہ اتفاق ہو گیا۔ لیکن تکلیف اس لئے ہوئی کہ نزاع صوف کا ہے۔ اگر یہ مل جائے تو تمام نظام اس کے ماتحت آسکتا ہے۔ میرے خیال میں دفتار العلماء کی درکنگ کمیٹی کا اصول یہ ہونا چاہئے کہ مغربی پاکستان میں جتنے اونچے درجہ کے مدارس ہیں ان کے معتمنین کی درکنگ کمیٹی بنائی جائے۔ خواہ اس کا صدر دفتر مٹان میں رہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نیچے درجہ کے تمام مدارس خود بخود منسلک ہو جائیں گے اور دفتار کے تمام اغراض حاصل ہو جائیں گے۔ اگر آپ کا اس سے اتفاق ہو تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ مل کر اس کے لئے کوشش کی جائے۔ صاحبزادہ صاحب اور دیگر واقعین حضرات کی خدمت میں سلام سنون عرض ہے۔ فقط والسلام

(منڈی بہاؤ الدین۔ ۱۵-۵۵-۱۷)

مخدومنا المکرم دامت لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دعوت نامہ اور منی آرڈر مل گیا ہے۔ محض آپ کے اخلاص اور محبت

لے اس میٹنگ میں مدارس عربیہ کی باہمی تنظیم دفتار المدارس العربیہ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ — سے —

کی وجہ سے حاضر ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ جناب ایکسپریس سے حاضر ہوں گا۔ جلد حضرات اور احباب کی خدمت میں سلام سنون عرض ہے۔ فقط والسلام
(منڈی بہاؤ الدین۔ 60-4-7)

مخدومنا المکرم دام تلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دعوت نامہ موصول ہو کر مست کا باعث ہوا۔ اس یاد آوری کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

حقیقت حال یہ ہے کہ اول ترجمانی کمزوری اب سفر کی اجازت نہیں دیتی، ایک عرصہ سے اس قسم کی مجالس کی شرکت ترک کر چکا ہوں۔ دوسرے اپنی تاریخوں میں سرگودھا مدینۃ العلوم کا جلسہ ہے۔ قرب کی وجہ سے ان سے وعدہ بھی کر لیا ہے، ان حالات میں حاضری کا امکان بہت کم ہے دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دینی جذبات کو قبول فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ اخلاص کی توفیق دے۔ جہ کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ قنوت نازلہ روانہ کر دی ہے اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمادیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ملک و ملت کی امداد کا یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس میں ہر مسذور بھی شریک ہو سکتا ہے۔ یہ دعائیں مفتی اعظم دیوبند مرحوم کی مرتب کردہ ہیں۔ صاحبزادہ دیگر واقفین حضرات کی خدمت میں سلام سنون عرض ہے، فقط والسلام۔ انشاء اللہ رسالہ کیلئے ایک مضمون بھی روانہ کر دوں گا۔ (65-3-16)

مکرم و محترم بندہ دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مدت مدید اور عرصہ دراز کے بعد آپ کی خیریت معلوم کر کے اطمینان ہوا، دعوت کا شکریہ۔ گو میں نے ایک عرصہ سے میں نے مجلسوں کی شرکت ترک کر دی ہے کیونکہ صحت اب اسکی اجازت نہیں دیتی۔ چرکہ آپ کا تعلق اکابرین دیوبند سے ہے۔ اور اب تو آپ خود بھی ہمارے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ اگر کوئی خاص مانع نہ پیش آیا تو ضرور حاضر ہوں گا۔ بشرط صحت و حیات مستعار جلد واقفین، متعلقین و دارالعلوم کی خدمت میں سلام سنون عرض ہے
(لاٹ پور۔ ۵۲ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۶۷ء)

فقط والسلام۔